سوال

(222) دو تین روز تک مردہ کو دفن نہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ بعض لوگ جب تک اچھی طرح کھانا تیار نہ ہوجائے مردہ کو دفن نہیں کرتے اگر اسی طرح دو تین روز تک مردہ کو دفن نہ کیا جائے اور وہ پھول جائے یا نہ بھی پھولے تو ایسے آدمی کا جنازہ پڑھنا چاہیے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میت کو دفن کرنے میں بڑی جلدی کرنی چاہیے۔ حدیث میں ہے کہ طلحہ بن براء بیمار تھے۔ نبی ﷺ بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے آپ نے فرمایا۔ میرے خیال میں ان پر اب موت آیا ہی چاہتی ہے جب موت ہوجائے تو مجھ کو اطلاع دینا اور جلدی کرنا یہ درست نہیں کہ مسلمان کی لاش گھر والوں کے سامنے پڑی رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آدمی فوت ہوجائے اس کو روک نہ رکھنا چاہیے اس کو قبر کی جلد از جلد تیاری کرنی چاہیے'' ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ میت کو جلد از جلد دفن کرنا چاہیے اور روکنا نہ چاہیے اور کھانا پکانے کے لیے میت کو روک رکھنا ایک عجیب سی بات ہے اور یہ طریقہ خلاف حدیث ہے۔ قرون ثلاثہ میں اس کا نام و شان نہیں ملتا۔ مجتہدین اس کے برخلاف ہیں اور مطابق حدیث من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد یہ کام مردود ہے اور یہ جاہل اماموں کی اختراع ہے جو حرام طریقہ سے لوگوں کے مال کھاتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات۔

(سید محمد نذیر حسین 1281)

مسئلہ:

واضح ہو کہ ڈھیلے مٹی پر سورہ اخلاص وغیرہ پڑھ کر قبر میں رکھنا قول فعل آنحضرت ﷺ وصحابہ کرام سے ثابت نہیں و نیز قول و فعل تابعین و تبع تابعین و طبقات ہفتگانہ فقہاء حنفیہ وغیرہ سے بھی کتب معتبرہ معتمدہ میں ثابت نہیں غرض اس کی کچھ سند نہیں ہے اور جو کسی نے بلا سند کسی کتاب غیر معتبر میں لکھا ہو اس کا ہرگز اعتبار نہیں کیونکہ کتب اصول فقہ اور حدیث میں مقرر ہوچکا ہے کہ حدیث بلا سند حجت نہیں اور اسی طرح سے جواب نامہ کی کچھ اصل نہیں پائی جاتی۔ شرح شریف میں: وقد[1] افتی ابن الصلاح بانہ لا یجوزان[2] یکتب علی الکفن یٰس والکھف و نحوھا خوفا من صدید المیت کذا فی ردالمختار حاشیہ الدر المختار۔ اور اسی جمع ہو کر تیسرے دن قرآن مجید پڑھنا جیسا کہ معمول ہو رہا ہے یا چنوں پر کلمہ پڑھنا بھی قرون ثلثہ اور ائمہ اربعہ اور محدثین اور دیگر فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ سے منقول نہیں۔ اور اسی طرح سوم اور دسواں، بیسواں، چہلم و چھ ماہی، برسیو غیرہ رسمیں بھی کہیں سے ثابت نہیں بلکہ یہ رسمیں ہنود اور کفار کی ہیں اجتناب اور حذر ان امور مذکورہ سے واجب ہے اور ان رسموں میں صریح تشبہ ساتھ کفار کے پایا جاتا ہے اور فرمایا آنحضرت ﷺ نے من[3] تشبہ بقومہ فھو منھم کذا فی المشکوٰۃ و بلوغ المرام۔ ان امور کو فتاویٰ جامع الروایات اور شرح مہذب نودی اور فتاویٰ قرطبی اور نصاب الاحتساب اور رسالہ علامہ حسام الدین عبد الوہاب متقی

وغیرہ میں بدعت شنیعہ اور کراہت شدیدہ لکھا ہے اوراسی طرح متملی وصغیری شرح منیۃ المصلی وفتاویٰ بزازی وغیرہ میں بھی صراحۃًبدعت اور کراہت ان امورمذکورہ کولکھا ہے اور طعام پرفاتحہ وغیرہ پڑھنا بھی تشبہ ساتھ ہنود کے ہے کیونکہ مسلمان جاہل فاتحہ کہتے ہیں اور ہنود کے برہمن اشلوک کہتے ہیں یہ واہیات رسمیں کفار سے مسلمان جاہلوں نے اخذکی ہیں یہ امورمذکورہ آنحضرت ﷺاور صحابہ وتابعین ومجتہدین اور محدثین متقدمین اورمتاخرین سے ہرگزثابت نہیں اورنہ ان امورمذکورہ کا تعامل اوررواج قرون ثلثہ وغیرہ میں پایاگیا۔

(ترجمہ) ’’یہ تیسرے دن کا اجتماع جوخصوصاً منعقد ہوتا ہے یہ نہ فرض ہے ،نہ واجب ،نہ سنت ،نہ مستحب ،نہ اس میں کوئی فائدہ ہے ،نہ کوئی دینی مصلحت ہے بلکہ اس میں ایک طرح کاسلف صالحین پر الزام ہے کہ ان کویہ مفید باتیں معلوم نہ ہوسکیں بلکہ نبی ﷺ پر بھی کہ انہوں نے میت کے حقوق چھوڑدیئے بلکہ یہ الزام تو اللہ تعالیٰ پر بھی آئے گا کہ اس نے شریعت کو مکمل نہ کیا اورایسے ہی کہہ دیا ’’کہ میں نے آج تمہارا دین مکمل کردیا اوراپنی نعمتیں تم کوپوری طرح دے دیں اور تمہارے لیے دین اسلام کوپسند کیا۔ علامہ حسام الدین المعروف متقی کے رسالہ میں بھی ایسا ہی ہے۔ اور بزازیہ میں ہے کہ پہلے اورتیسرے اور ساتویں روز کھانا تیار کرنا اوراس کو قبر پرلے جانا اور قرآن پڑھنے کےلیے دعوت پکانا اورنیک لوگوں اورقاریوں کو ختم قرآن یاسورہ انعام یااخلاص پڑھنے کےلیے بلانا مکروہ ہے۔ حاصل یہ کہ قرآن پڑھنے کے وقت قاریوں کےلیے کھانا تیار کرنامکروہ ہے اوراگر فقیروں کیلیۓ کھانا پکایاجائے تواچھا ہے۔ امام نووی نے شرح منہاج میں کہاتیسرے ،چھٹے ،دسویں اوربیسویں دن کھانا تیار کرناایک بدترین قسم کی بدعت ہے۔‘‘

---

[1] ایمانداروں کےلیے نبی ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہے۔

[2] جائز نہیں کہ کفن پرسورہ یسٰین یاکھف یااور کوئی سورت لکھی جائے کیونکہ میت کی پیپ سے اس کے آلودہ ہونے کا خوف ہے۔

[3] جوکسی قوم سے مشابہت کرے وہ انہی میں سے ہے۔

[فتاوی نذیریہ]

جلد01ص686

محدث فتویٰ